قبر پر مٹی ڈالنا، پانی چھڑکنا اور لیپ کرنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Sar-5760 تاریخ: 26-09-2017

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین ان مسائل کے بارے میں کہ (1) قبروں پر مٹی ڈالنا، (2) پانی چھڑکنا (3) اور لپائی کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) قبر کی اونچائی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ کرنے کے لیے مٹی ڈالنا جائز ہے کہ قبر کی اونچائی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہونے کی شرعاً اجازت ہے، بلکہ مطلوب ہے، چنانچہ قبر کی اونچائی کے بارے میں بدائع صنائع میں ہے: ”روی عن إبراهيم النخعي أنه قال أخبرني من رأى قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وقبر أبي بكر وعمر أنها مسنمة ومقدار التسنيم أن يكون مرتفعا من الأرض قدر شبر، أو أكثر قليلا“ ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اس نے خبر دی جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مبارک قبروں کو دیکھا ہے کہ وہ کوہان نما بنی ہوئی تھیں اور کوہان یعنی قبر کی اونچائی کی مقدار زمین سے ایک بالشت ہے یا تھوڑی زیادہ ہے۔

(بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ64، مطبوعہ کوئٹہ)

(2) کچی قبر کی مٹی بکھری ہوئی ہو یا بکھرنے کا احتمال ہو، تو اس پر پانی چھڑکنا جائز ہے، البتہ اوپر سے پختہ قبر یا ایسی کچی قبر جس کی مٹی خوب جمی ہوئی ہے اور اس کے بکھرنے کا اندیشہ بھی نہیں، تو اس قبر

پر پانی ڈالنا اسراف ہے، جو ناجائز و گناہ ہے۔

(3) قبروں کو لیپ کرنے کے بارے میں حکم شرعی یہ ہے کہ زینت کے لیے اور محض رسم خیال کرتے ہوئے بغیر مقصد کے قبر پر مٹی کا لیپ کرنا منع ہے، کیونکہ قبر کو مزین کرنا غرضِ غیرِ صحیح ہے کہ قبر زینت کا محل نہیں، بلکہ شریعت میں قبر کو مزین نہ کرنا مطلوب ہے۔ یونہی جب قبر کی مٹی نہ تو منتشر ہے اور نہ ہی منتشر ہونے کا اندیشہ ہے، تو یہ بغیر کسی فائدہ کے مٹی اور پانی کا استعمال کرنا ہے اور یہاں بھی پانی کا استعمال اسراف ہو گا، البتہ جب مٹی منتشر ہو یا منتشر ہونے کا احتمال ہو، تو اس صورت میں مٹی کا لیپ کرنا، جائز و درست ہے کہ یہاں پر مال خرچ کرنا کسی فائدے اور غرضِ صحیح کے لیے ہے۔ جیسا کہ فقہائے کرام نے قبر پر پانی چھڑکنے کے مسئلہ میں حکم ارشاد فرمایا۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

05محرم الحرام1438ھ/26ستمبر 2017

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے